604 ـ سنت نبویہ کی حجیت پر شرعی دلائل

سوال

کیا ہمارے لیے سنت نبویہ کی اتباع واجب ہے یا کہ صرف قرآن مجید کی، اور کیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مسلك اور مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پہلا سوال تو ایك حقیقی مسلمان کے لیے عجیب محسوس ہوتا ہے، اور دہشت زدہ کر دیتا ہے، کہ کس طرح ایك مسلم اور بدہی امر جو کہ دین کی اساسیات میں شامل ہے وہ سوال میں تحویل ہوا ہے ؟

لیکن جب یہ سوال ہو چکا ہے تو ہم اللہ کی مدد سے اس شرعی علمی اصل یعنی حجیت حدیث اور اس کی اتباع کے وجوب اور حدیث کی اہمیت اور حدیث کا انکار کرنے والے کا کے حکم جس میں شکوك و شبہات رکھنے والوں کا رد اور گمراہ فرقے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کا نام دیتے ہیں ان کے پیروکاروں کا رد حالانکہ قرآن ان سے بری ہے، ان شاء اللہ یہ جواب اس موضوع میں ہر حق کے متلاشی کے لیے نافع ثابت ہو گا:

حجیت حدیث کے دلائل:

اول:

حجیت حدیث پر قرآن مجید سے دلائل:

یہ کئی طرح سے ہے:

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتاہے اس نے اللہ کی اطاعت کی .

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالى نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اطاعت كرنے كو اپنى اطاعت ميں شمار كيا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى اطاعت كو اپنے رسول كى اطاعت كے ساتھ ملا كر ذكر كرتے ہوئے فرمايا:

اے ايمان والو اللہ تعالى كى اطاعت كرو اور رسول كى اطاعت كرو .

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى مخالفت كرنے سے ڈرايا اور نافرمانى كرنے والے كو ہميشہ جہنم ميں رہنے كى وعيد سنائى ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

جو لوگ رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے حكم كى مخالفت كرتے ہيں انہيں ڈرتے رہنا چاہيے كہ كہيں ان پر كوئى زبردست آفت نہ آ پڑے، يا انہيں دردناك عذاب نہ پہنچ جائے النور (63).

سوم:

تيرے رب كى قسم يہ اس وقت تك مومن ہى نہيں ہو سكتے جب تك كہ وہ آپس كے تمام اختلافات ميں آپ كو حاكم تسليم نہ كر ليں، پھر آپ جو ان ميں فيصلہ كر ديں اس كے متعلق اپنے دل ميں كسى طرح كى تنگى اور ناخوشى نہ پائيں اور فرمانبردارى كے ساتھ قبول كر ليں النساء (65).

چہارم:

اے ايمان والوں! تم اللہ اور اس كے رسول كے كہنے كو بجالاو، جب كہ رسول تم كو تمہارى زندگى بخش چيز كى طرف بلاتے ہوں الانفال (24).

پنجم:

پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے مومنوں كو حكم ديا ہے كہ جس ميں ان كا تنازع پيدا ہو جائے، اور اختلاف كے وقت وہ رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف لوٹائيں.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اگر تم كسى چيز ميں تنازع كرو تو اسے اللہ اور اس كے رسول كى طرف لوٹاؤ .

دوم:

حجيت حديث پر سنت نبويہ سے دلائل:

يہ بھى كئى طرح ثابت ہے:

پہلى وجہ:

ترمذى ميں ابو رافع وغيرہ كى مرفوع (يعنى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تك مرفوع) حديث ہے آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں تم ميں سے كسى ايك كو ايسا نہ پاؤں كہ وہ اپنے پلنگ وغيرہ پر تكيہ لگائے بيٹھا ہو اور اس كے پاس ميرے حكم ميں سے كوئى حكم آئے جو ميں نے ديا ہے، يا كوئى نہى آئے جس سے ميں نے روكا ہے تو وہ كہے: ميں نہ جانتا، ہم جو كتاب اللہ ميں پاتے ہيں اس كى اتباع كرينگے "

ابو عيسى كہتے ہيں يہ حديث حسن صحيح ہے ديكھيں: سنن ترمذى طبع شاكر حديث نمبر (2663).

اور عرباض بن ساريہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تم ميں سے كسى كو يہ كافى ہے كہ وہ اپنے پلنگ پر تكيہ لگائے بيٹھا ہوا يہ خيال كرے كہ اللہ نے وہى كچھ حرام كيا ہے جو اس قرآن ميں ہے، خبردار اللہ كى قسم ميں نے وعظ و نصيحت كى ہے، اور حكم ديا ہے، اور كچھ اشياء سے روكا بھى ہے يقينا يہ قرآن كى طرح ہى ہيں يا اس سے زيادہ .... الحديث

اسے ابو داود نے كتاب الخراج اور كتاب الامارۃ فئ ميں ذكر كيا ہے.

دوسرى وجہ:

سنن ابو داود ميں ہى عرباس بن ساريہ رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں:

" ايك روز رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں نماز پڑھائى اور ہمارى طرف متوجہ ہوئے اور بہت ہى بليغ وعظ كيا ...

اس حديث ميں ہے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم میری اور میرے خلفاء مہدیین اور راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اور اس پر سختی سے قائم رہو.... "

صحیح ابو داود کتاب السنۃ.

سوم:

حجیت حدیث پر اجماع کی دلالت:

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میرے علم میں تو یہی ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام میں سے جس نے بھی کوئی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائی تو اس کی وہ خبر اور حدیث قبول کی گئی اور اسے سنت ثابت کیا، اور تابعین کے بعد والے لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا، اور جن سے ہم ملے وہ سب احادیث کو ثابت کرتے اور اسے سنت قرار دیتے، اور اس کی اتباع کرنے والے کی تعریف کرتے اور مخالفت کرنے والے پر عیب لگاتے.

لہذا جو کوئی بھی اس مذہب کو چھوڑے ہمارے نزديك وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد آج تك کے اہل علم کی راہ کو چھوڑنے والا اور جاہل لوگوں میں سے ہو گا "

چہارم:

حجیت حدیث پر صحیح نظر سے دلالت:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کے نبی ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کی تقدیق کی جائے، اور آپ نے جو حکم دیا ہے ہر حالت میں اس کی اطاعت کی جائے، اور یہ بات طے شدہ اور مسلّم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کا حکم دیا اور خبریں دی ہیں جو قرآن کریم سے زائد ہیں.

اس لیے اس کا التزام کرنے اور اسے تسلیم کرنے کے وجوب میں قرآن اور حدیث میں فرق کرنا ایسی تفریق ہے جس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ تفریق ہی باطل ہے، اس لیے لازم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر واجب تصدیق ہے، اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب اطاعت ہے.

حجیت حدیث کا انکار کرنے والے کو انکار حدیث کی بنا پر کافر قرار دینے کا حکم ایسا ہے جو دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتی ہیں جن کا علم ہونا ضروری ہے.

رہا دوسرا سوال وہ یہ کہ: آیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا لازم تو نہیں، ہر عام مسلمان شخص کا مذہب اس کے مفتی کا مذہب ہے جس سے وہ فتوی لے رہا ہے، مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کسی ثقہ اہل علم و فتوی سے سوال کرے، اور اگر شخص طالب علم ہو اور وہ دلائل اور اقوال کے درمیان تمیز کر سکتا ہو تو اسے اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول کو جو کتاب و سنت کے دلائل سے راجح ہو پر عمل کرنا چاہیے.

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ مسلمان کے لیے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایك فقہی مذہب کی اتباع کرنی جائز ہے، لیکن اس کے لیے ایك شرط ہے وہ یہ کہ جب وہ کسی معین مسئلہ میں یہ معلوم کر لے کہ حق اس کے مذہب کے خلاف ہے تو اس کے لیے اپنے اس مذہب کو چھوڑ کر حق کی پیروی کرنا فرض ہے، چاہے وہ کسی اور مذہب و مسلك میں ہو، کیونکہ مقصود تو اتباع حق ہے جو کتاب و سنت سے پہچانا جاتا ہے.

اور یہ فقہی مذاہب تو صرف احکام شریعت کی معرفت کے طرق ہیں جو کتاب و سنت کی دلالت سے بتاتے ہیں، نہ کہ یہ مسلك اور مذاہب کتاب و سنت ہیں اس سے باہر نہیں جایا جا سکتا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو حق دکھائے، اور ہمیں حق کی اتباع و پیروی کرنے کی توفیق دے، اور ہمیں باطل کو باطل دکھائے اور ہمیں باطل سے اجتناب کرنے کی توفیق بخشے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.